بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷/۳۸ / ہفتہ ۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ ۸ فتح ۱۳۶۳ ہش ۸ دسمبر ۱۹۸۴ء / نمبر ۲۷۸

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا میری دُعاؤں کو ضائع نہیں کریگا

میری جان اس شوق میں تڑپ رہی ہے کہ میری جماعت میں بکثرت ایسے لوگ ہوں جنہوں نے جھوٹ چھوڑ دیا

جسمانی رکوع و سجود ہیچ ہے جب تک دل اُسکی طرف نہ جھک جائے

"جو شخص شرارت اور تکبر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور ریاکاری کی دوزخ سے اِس جہان میں باہر نہیں وہ اُس جہان میں بھی کبھی باہر نہیں ہوگا۔ مَیں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے لفظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنے نُور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی ہر زہر کو دُور کر دیں۔ میری جان اِس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ دن بھی ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دُور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ہاں نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمعِ خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا صرف تقویٰ پہنچتی ہے۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع بھی۔ یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دستبردار ہو۔ افسوس ہزار افسوس کہ ان باتوں کا کچھ بھی اثر میں ان میں نہیں دیکھتا مگر دُعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دمِ زندگی ہے کہتے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں مَیں یہ بھی دُعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اسکی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔" (شہادت القرآن ص۴ اخری)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ فتح / دسمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔ خاکسار راولپنڈی سے میڈیکل چیک اپ کروا کر واپس آیا ہے۔ الحمد للہ۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے بیماری میں مزید کمی ہوئی ہے اور بہتری کی طرف قدم ہے۔ تاہم ابھی بیماری باقی ہے اور بھاری مقدار میں سب ادویہ مزید کئی ماہ تک کھانا ضروری ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دل کی اس بیماری سے کلیتہً نجات دے دے۔ اور پوری صحت کے ساتھ بھرپور خدمت دین کی توفیق ملتی چلی جاوے۔ آمین

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد
وکیل المال (ثانی) ربوہ

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ لاہور کا اپریشن بفضلِ خدا کامیاب طور پر ہو گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو شفاء کامل و عاجل سے نوازے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(ڈاکٹر نسیم اللہ ملک - بہاولپور)

۔ خاکسار کی خوشدامن اہلیہ مکرم مظفر الدین چوہدری صاحب مرحوم (بنگالی) تین چار ماہ سے گلے میں ٹیومر ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ آج کل میو ہسپتال لاہور میں بذریعہ ریڈیو تھراپی علاج ہو رہا ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل صحت سے نوازے۔

(مرزا ممتاز احمد کارکن وکالت علیاء تحریک جدید)

۔ برادرم محترم چوہدری جلال الدین قمر صاحب جو کہ ہارٹ اٹیک کے باعث میو ہسپتال میں داخل کئے گئے تھے۔ اب خدا کے فضل سے ان کی طبیعت بہتر ہے اور ہسپتال سے گھر واپس آ گئے ہیں۔

احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (احمد حسین خوشنویس۔ ربوہ)

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں۔؟

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ
۸ فتح ۱۳۶۳ ہش

گناہوں سے حفاظت کے لئے خدا کی پناہ میں آنا ضروری ہے

انسان ضعیف البنیان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ اسی لئے کسی نہ کسی بشری کمزوری کے سبب باوجود نہ چاہنے کے بھی، اُس سے کوئی نہ کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ انسان کی اس فطری کمزوری کے باوصف اُس سے چاہا یہ گیا ہے کہ وہ گناہ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ اور یہ منشاء ہے اُس کے خالق و مالک، پروردگار کا جیسا کہ وہ متعدد اوامر کے ساتھ بعض نواہی کا ذکر کرنے کے بعد خود فرماتا ہے:۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۸۸)

یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں اس لئے تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ اللہ اسی طرح لوگوں کے لئے اپنے احکامات بیان کرتا ہے تاکہ وہ ہلاکتوں سے بچیں۔

اسی طرح اُس نے مزید فرمایا ہے:۔

(۱) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۪ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

(الانعام آیت ۱۵۳)

یتیم کے مال کے پاس تک نہ جاؤ سوائے ایسے طریق کے جس میں یتیم کی بھلائی ہے۔ انصاف کے ساتھ پورا ناپو اور پورا تولو۔ ہم کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور جب تم کوئی بات کہو تو انصاف کی بات کہو۔ اگرچہ اس کا اثر تمہارے قریبی رشتہ دار پر پڑتا ہو اور اللہ کے عہد کو پورا نبھاؤ۔ یہ وہ احکام ہیں جن کی پابندی کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

(۲) وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

(الانعام آیت ۱۵۲)

اور بدیوں کے قریب نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر سے تعلق رکھتی ہوں یا باطن سے۔ اور بغیر کسی جواز کے کسی جان کو جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے قتل نہ کرو۔ یہ وہ احکام ہیں جن کی پابندی کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم عقل کی باتیں سیکھو۔

(۳) وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۳۳)

لوگو! زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یہ کھلی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ ایک طرف اللہ کا منشاء یہ ہے کہ انسان گناہوں کے قریب بھی نہ جائے اور دوسری طرف وہ فطرتاً کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اس طبعی کمزوری کی وجہ سے اسے ہر دم خطرہ لاحق ہے کہ وہ کہیں گناہ کی طرف پھسل نہ جائے اور بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ وہ پھسل بھی جاتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنی اس کمزوری پر کیسے قابو پائے اور کیونکر وہ اس قابل بنے کہ گناہ کی طرف پھسلنے کا امکان باقی نہ رہے۔؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف خالص اور کامل رجوع اختیار کر کے اپنے آپ کو اللہ کی پناہ میں لے آئے۔ جب وہ اللہ کی پناہ میں آجائیگا تو گناہ کی طرف جانے کا امکان باقی نہیں رہے گا۔ اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے انسان کے لئے تو یہ امر بے حد محال بلکہ ناممکن ہے کہ وہ از خود ہی اپنی فطری کمزوری پر قابو پا کر کبھی خطا و نسیان کا مرتکب نہ ہو لیکن خدا تعالیٰ جو ہر عیب اور نقص سے پاک اور ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ جس انسان کو چاہے۔ اپنے فضل کے نتیجہ میں گناہوں کے ارتکاب محفوظ کر سکتا ہے اور کر دیتا ہے لیکن وہ انہی کو گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ کرتا ہے۔ جو اس کی طرف خالص رجوع اختیار کر کے اپنے آپ کو اس کی پناہ میں لے آتے ہیں۔ اسی لئے اس نے ایمان لانے والوں کو تلقین کی ہے کہ وہ اس کی طرف خالص اور حقیقی رجوع اختیار کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ان کی برائیاں ان سے دور کر کے انہیں اپنی پناہ میں لے لے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(التحریم آیت ۹)

اے ایمان والو! اللہ کی طرف خالص رجوع کرو کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اُس دن جس روز اللہ اپنے نبی کو رسوا نہیں کریگا اور ان لوگوں کو بھی جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کا نور ان کے آگے بھی بھاگتا چلے گا اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے فائدہ کے لئے پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما تو ہر چیز پر قادر ہے۔

بشری کمزوریوں کے نتیجہ میں سرزد ہونے والے گناہوں سے محفوظ ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف خالص رجوع کے ذریعہ اس کی پناہ میں آنے کی بنیادی اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۵ر جون ۱۹۰۳ء کو بعض بیعت کنندگان کو اللہ تعالیٰ کی طرف کامل رجوع اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ انسان توبہ نصوح (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف خالص رجوع اختیار) کرے اور دعا کرے کہ اس سے گناہ سرزد نہ ہو نہ آخرت میں رسوا ہو نہ دنیا میں۔

جب تک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلل اس میں نہ ہو تو خدا تک وہ بات نہیں پہنچتی۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گزر جاویں اور خدا کی راہ میں رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے۔ سو سختیٔ قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان رووے۔ اس کے لئے محرکات ہوتے ہیں۔ انسان نظر ڈال کر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے اور اسکی عمر کا کیا حال ہے، دیگر گزشتگان پر نظر ڈالے۔ پھر انسان کا دل لرزاں و ترساں ہوتا ہے۔

جو شخص دعویٰ سے کہتا ہے کہ میں گناہ سے بچتا ہوں وہ جھوٹا ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمانی رشتوں کی فتح

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے دلنشیں انداز

(مکرم عبدالسمیع خان - جامعہ احمدیہ ربوہ)

قسط نمبر ۷ آخری

بھائی - بہن - بھانجا

بھائی اور بہن کا رشتہ بھی کس قدر حسین اور محبتوں سے معمور ہے - بہنیں بھائیوں پر مان کرتی ہیں اور بھائی بہنوں کی عزت و عصمت کی حفاظت کی خاطر کٹ مرتے ہیں لیکن توحید کے فدائی بہن بھائی کسی اور دنیا میں بستے ہیں۔

صحابہؓ نے دین کو ان سب رشتوں پر مقدم رکھا

جنگ بدر میں ابوعزیزؓ بن عمیر جو حضرت مصعب بن عمیرؓ کے حقیقی بھائی تھے گرفتار ہوئے اور محرزؓ بن فضلہ کی سپردگی میں دیئے گئے تو حضرت مصعبؓ نے محرزؓ سے کہا کہ اس کے دونوں ہاتھ باندھ کر اپنے ساتھ باندھ لو اس کی ماں مکہ میں بہت مال والی ہے یہ سنکر حضرت مصعبؓ سے ان کے بھائی ابوعزیزؓ نے کہا اے میرے بھائی یہ تیری میرے ساتھ خیر خواہی ہے - حضرت مصعبؓ نے فرمایا اب میرا بھائی محرز ہے۔

چنانچہ ابوعزیزؓ اور مصعب کی والدہ نے چار ہزار درہم فدیہ میں دے کر بیٹے کو آزاد کروایا

(حیات الصحابہ جلد دوم صفحہ ۲۵۲)

حضرت عبداللہ بن عباس ایک سفر میں تھے اسی حالت میں اپنے بھائی حضرت قثم بن عباس کے انتقال کی خبر سنی - انہوں نے پہلے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا - پھر راستے سے ہٹ کر دو رکعت نماز ادا کی - نماز سے فارغ ہو کر اونٹ پر سوار ہوئے اور یہ آیت پڑھی -

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ -

(البقرہ - ۴۶)

کہ صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ سے مدد مانگو اور بے شک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا دوسروں کے لیے یہ امر بہت مشکل ہے

صحابہؓ یقیناً وہی خاشعین تھے جن کے لیے اپنی محبوب ہستیوں کی وفات اور ابتلاء و آزمائش بہت آسان ہو گئی تھی مگر دوسرے لوگوں کے لیے یہ امر بہت مشکل اور ناقابلِ برداشت ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد سے واپس آئے تو تمام صحابیاتؓ اپنے اپنے عزیز و اقارب کا حال پوچھنے آئیں - انہی میں حضرت حمنہ بنت جحش بھی تھیں - وہ آئیں تو آپؐ نے فرمایا کہ "حمنہ اپنے بھائی عبداللہ بن جحش کی موت پر صبر کرو" انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا آنحضورؐ نے پھر فرمایا اپنے ماموں حمزہ بن عبدالمطلب کی وفات پر بھی صبر کرو - انہوں نے اس پر بھی انا للہ پڑھا اور دعاء مغفرت کر کے خاموش رہیں اور ایک کلمہ بھی شکوہ اور بے صبری کا ان کی زبان پر نہ آیا -

جنگِ احد میں ہندہ نے حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کی نعش کا بری طرح مثلہ کیا تھا - ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں ہی تشریف فرما تھے کہ دوسری صحابیاتؓ کے ساتھ حضرت حمزہؓ کی بہن حضرت صفیہؓ بھی بے قرار ہو کر مدینہ سے بے تابانہ دوڑتی ہوئی آگئیں - وہ اپنے بھائی حمزہؓ سے شدید محبت رکھتی تھیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کا خیال کرتے ہوئے ان کے صاحبزادے حضرت زبیرؓ بن العوام سے فرمایا کہ اپنی والدہ کو ماموں کی نعش نہ دکھانا - مگر بہن کی محبت کب چین لینے دیتی تھی انہوں نے اصرار کے ساتھ کہا کہ مجھے حمزہؓ کی نعش دکھا دو - میں وعدہ کرتی ہوں کہ صبر کروں گی اور کوئی جزع فزع کا کلمہ منہ سے نہیں نکالوں گی چنانچہ وہ گئیں اور بھائی کی نعش دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہوئی خاموش ہو گئیں -

حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی کے تابع شوہر کے علاوہ اور اعزہ کے ماتم کے لیے تین دن مقرر فرمائے ہیں صحابیاتؓ نے اس حکم کی اس شدت کے ساتھ پابندی کی کہ حضرت زینب بنت جحش کے بھائی کا انتقال ہو گیا تو چوتھے دن انہوں نے خوشبو لگائی اور کہا مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی - لیکن میں نے آنحضورؐ سے سنا ہے کہ کسی ایماندار عورت کو شوہر کے سوا تین دن سے زیادہ کسی کا ماتم کرنا جائز نہیں - یہ محض تعمیل حکم کے لیے تھا -

حضرت عمرؓ کی حقیقی بہن حضرت فاطمہؓ اور ان کے خاوند حضرت سعیدؓ بن زید نے جب حق کو قبول کیا اس وقت حضرت عمرؓ لذتِ توحید سے نا آشنا تھے - جب انہیں اپنی بہن اور بہنوئی کے تبدیلی عقیدہ کی خبر ملی تو وہیں سے واپس لوٹ آئے اور برافروختہ ہو کر دونوں میاں بیوی کو اس قدر مارا کہ وہ لہولہان ہو گئے مگر بہن نے کہا

بھائی! جتنا چاہو مارلو مگر اب حق کو نہیں چھوڑ سکتی -

(مہاجرین جلد اول صفحہ ۱۷۳)

مظلوموں کی طرف سے تمام زدوکوب کا صرف ایک ہی جواب تھا

من زجاناں گرچہ صد اندوہ جاں خواہم کشید
تا نپنداری کہ خود را بر کراں خواہم کشید

چچا - چچازاد بھائی - ماموں

باپ اور ماں کے واسطے سے چچا اور ماموں کے رشتے بھی بہت قریبی رشتے ہیں اور طبعاً ان کے ساتھ قلبی محبت وابستہ ہوتی ہے - مگر ایسی نہ ہو جو دین کی راہ میں رکاوٹ بن جائے - اللہ تعالیٰ عام طور پر رشتہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے -

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ -

(الممتحنہ - ۴)

کہ تم کو نہ تو تمہارے رحمی رشتے اور نہ اولادیں قیامت کے دن نفع پہنچا سکتی ہیں اس دن خدا ہی فیصلہ کرے گا اور اللہ تمہارے اعمال کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے -

آنحضرتؐ نے مکہ کے سرداروں کی پیش کش کو ٹھکرا دیا -

حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس حقیقت کے سب سے بڑے علمبردار تھے آپؐ نے جب توحید کی تعلیم دینی شروع کی تو حضرت ابوطالب آپؐ کے کفیل تھے اور ان کی سرداری اور عزت کی وجہ سے کفار آپؐ پر برسرِ عام ہاتھ اٹھانے سے جھجکتے تھے - مگر آخر ان کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا - ایک دن مکہ کے سردار جمع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے رئیس ہیں اور آپ کی خاطر ہم نے آپ کے بھتیجے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کچھ نہیں کہا - اب وقت آگیا ہے کہ آپ کے ساتھ ہم آخری فیصلہ کریں یا تو آپ اسے سمجھائیں اور اس سے پوچھیں کہ آخر وہ ہم سے چاہتا کیا ہے - اگر اس کی خواہش عزت حاصل کرنے کی ہے تو ہم اسے اپنا سردار بنانے کے لیے تیار ہیں اگر وہ دولت کا خواہشمند ہے تو ہم میں سے ہر شخص اپنے مال کا کچھ حصہ اسے دینے کے لیے تیار ہے اگر اسے شادی کی خواہش ہے تو مکہ کی ہر لڑکی جو اسے پسند ہو اس کا نام لے ہم اس سے اس کا بیاہ کرانے کے لیے تیار ہیں ہم اس کے بدلہ میں اس سے کچھ نہیں چاہتے اور کسی بات سے نہیں روکتے ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دے وہ بے شک کہے کہ خدا ایک ہے مگر یہ نہ کہے کہ ہمارے بت برے ہیں اگر وہ اتنی بات مان لے تو ہماری اس کی صلح ہو جائے گی آپ اسے سمجھائیں اور ہماری تجویز کے قبول کرنے پر آمادہ کریں ورنہ پھر دو باتوں میں سے ایک ہو گی یا آپ کو اپنا بھتیجا چھوڑنا پڑے گا، یا آپ کی قوم آپ کی ریاست سے انکار کر کے آپ کو چھوڑ دے گی - ابوطالب کے لیے یہ بات نہایت ہی شاق تھی عربوں کے پاس روپیہ پیسہ تو تھوڑا ہی ہوتا تھا ان کی ساری خوشی ان کی ریاست میں ہوتی تھی رؤسا قوم کے لیے زندہ رہتے تھے اور قوم رؤسا کے لیے زندہ رہتی تھی یہ بات سن کر ابوطالب بے تاب ہو گئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایا اور کہا اے میرے بھتیجے! میری قوم میرے پاس آئی ہے اور اس نے مجھے یہ پیغام دیا ہے اور ساتھ انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ تمہارا بھتیجا ان باتوں میں سے کسی ایک پر بھی راضی نہ ہو تو پھر ہماری طرف سے ہر ایک قسم کی قربانی کی پیشکش ہو چکی ہے اگر وہ اس پر بھی اپنے طریقہ سے باز نہیں آتا تو آپ کا کام ہے کہ اسے چھوڑ دیں اور اگر آپ اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہوں تو پھر ہم لوگ آپ کی ریاست سے انکار کر کے آپ کو چھوڑ دیں گے - جب ابوطالب نے یہ بات کہی تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ان کے آنسوؤں کو دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اور آپؐ نے فرمایا اے میرے چچا! میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اپنی قوم کو چھوڑ دیں اور میرا ساتھ دیں آپ بیشک میرا ساتھ چھوڑ دیں اور اپنی قوم کے ساتھ مل جائیں لیکن مجھے خدائے وحدہٗ لاشریک کی قسم ہے کہ وہ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر کھڑا کر دیں تب بھی میں خدا تعالیٰ کی توحید کا وعظ کرنے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باز نہیں رہ سکتا - میں اپنے کام میں لگا رہوں گا جب تک خدا مجھے موت دے آپ اپنی مصلحت خود سوچ لیں یہ ایمان سے پُر اور یہ اخلاص سے بھرا ہوا جواب ابوطالب کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی تھا۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ گو مجھے ایمان لانے کی توفیق نہیں ملی لیکن اس ایمان کا نظارہ دیکھنے کی توفیق ملنا ہی سب دولتوں سے بڑی دولت ہے اور آپ نے کہا اے میرے بھتیجے جا اور اپنا فرض ادا کرتا رہ قوم اگر مجھے چھوڑنا چاہتی ہے تو بے شک چھوڑ دے میں تجھے نہیں چھوڑ سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات کا خلاصہ تو یہ ہے کہ ؎

چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لا جبیں در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
دبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کی تیری محبت میں بھلایا ہم نے

جنگِ بدر کے قیدی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس جنگِ بدر میں قید ہو گئے تھے اس زمانہ میں چونکہ ہتھکڑیاں نہیں ہوتی تھیں اس لیے قیدیوں کو رسیوں کے ساتھ مضبوطی سے جکڑ کر کسی ستون یا لکڑی کے کھونٹے کے ساتھ باندھ دیا جاتا تھا۔ حضرت عباس کو بھی اسی طرح رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ چونکہ گرہیں سخت تھیں اور حضرت عباس نازو نعم میں پلے ہوئے تھے اس لیے تمام رات ان کے کراہنے کی آواز آتی رہی۔ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے کراہنے کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ صحابہؓ نے دیکھا کہ آپؐ کبھی دائیں کروٹ بدلتے ہیں اور کبھی بائیں۔ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عشق تھا اس کی وجہ سے انہوں نے فوراً آپس میں مشورہ کیا کہ حضورؐ کو آج نیند نہیں آ رہی اس کی وجہ غالباً حضرت عباس کا کراہنا ہے ایک صحابیؓ کہنے لگے میں عباس کی رسیاں ڈھیلی کر دیتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور رسیوں کے ڈھیلا ہوتے ہی ان کے کراہنے کی آواز بند ہو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباسؓ کی آواز نہ آئی تو آپؐ نے فرمایا عباس کے کراہنے کی آواز کیوں نہیں آتی؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ان کی رسیاں ڈھیلی کر دی ہیں آپؐ نے فرمایا یہ تو مناسب نہیں یا تو سب قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دو اور یا پھر عباسؓ کی رسیاں بھی سخت کر دو۔

اسی طرح حضرت عباس کی قید کے بعد صحابہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہماری ایک بہن کا بیٹا عباس ہے اس کا فدیہ معاف کر دیا جائے۔ مگر حضورؐ نے فرمایا یا تو سب کا فدیہ معاف کر دیا جائے اور یا پھر ان سے بھی فدیہ وصول کیا جائے۔ چنانچہ عباس سے بھی وصول کیا گیا۔

پہلا قافلہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب دامنِ رسالت سے وابستہ ہوئے تو اپنی وجاہت اور خاندانی عزت کے باوجود عام بلاکشانِ توحید کی طرح جفا کاروں کے ظلم و ستم کے نشانہ بنے۔ انہیں ان کے چچا نے باندھ کر مارا۔ اور دوسرے عزیز و اقارب نے بھی سرد مہری شروع کر دی۔ رفتہ رفتہ ان کی سخت گیری اور جفا کاری یہاں تک بڑھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ یہ پہلا قافلہ تھا جو حق و صداقت کی محبت میں وطن اور اہلِ وطن کو چھوڑ کر جلاوطن ہوا۔ مگر ایمان پر آنچ نہ آنے دی ؎

ناساعد ہے یہ دنیا تو کہیں دور نکل
کہکشاں اور فلک اور فضا اور سہی۔

سچائی کی فتح

حضرت زبیرؓ بن العوام بھی جادۂ حق کے ابتدائی مسافروں میں سے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کے بعد چوتھے یا پانچویں نمبر پر نورِ ایمان سے منور ہوئے۔ پندرہ سال کی عمر میں حضرت ابوبکرؓ ہی کی تبلیغ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوئے۔ مگر آپ کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

آپ کا چچا چٹائی میں لپیٹ کر آپ کو الٹا لٹکا دیتا اور نیچے سے دھواں دیتا اور کہتا اپنے دین میں واپس آ جاؤ مگر وہ جواب دیتے اب کفر کی طرف کبھی نہ لوٹوں گا

آخر ظلم ہار گیا اور سچائی اور عزم محکم کو کامیابی نصیب ہوئی۔

ایک دن تو سب نے مرنا ہے کوئی مشکل نہیں
دن میں سو سو بار مرنا کام ہے ابرار کا

اللہ کی خاطر

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے ابتداء میں فتنہ ارتداد اٹھا تھا۔ جب وہ فرو ہوا۔ اور باغی مقتل میں لائے گئے۔ تو ایک نوجوان صحابی حضرت امرؤ القیسؓ کے ایک چچا بھی ان میں تھے۔ آپ خود ان کو قتل کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اس نے کہا کہ تمہارا ہاتھ اپنے چچا پر اٹھ سکتا ہے اور تمہاری تلوار اپنے باپ کے بھائی کی گردن پر چل سکتی ہے۔ تم مجھے قتل کرو گے؟ آپ نے جواب دیا۔ کہ بیشک آپ میرے چچا ہیں۔ مگر اللہ کے لیے میں تمہیں قتل کرنا چاہتا ہوں جو میرا رب ہے۔

(استیعاب جلد اوّل صفحہ ۲۹)

جنگ بدر میں عاصی بن ہشام بن مغیرہ جو قریش کا ایک معزز سردار اور حضرت عمرؓ کا ماموں تھا۔ حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ یہ بات حضرت عمرؓ کی خصوصیات میں شمار کی گئی ہے کہ دین کے معاملات میں قرابت اور محبت کا اثر ان پر کبھی غالب نہیں آ سکتا تھا۔ چنانچہ یہ واقعہ اس کی مثال ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اپنے چچیرے بھائی اور صحابی رسولؐ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا والی بنایا۔ اسی دوران حضرت ابن عباس نے اموال میں ایسا تصرف کیا جو حضرت علیؓ کے نزدیک خلافِ شریعت تھا۔ انہوں نے غصہ سے بھرپور ایک فصیح و بلیغ خط حضرت ابن عباس کو لکھا اور فرمایا:۔

"تو نے اللہ کے غصہ کو بھڑکایا ہے تو نے اپنے فریضہ میں کوتاہی کی۔ اپنے امام کی نافرمانی کی۔ اہلِ ایمان کے مال میں خیانت کی۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے زمین تباہ کر دی اور تیرے پاس جو کچھ تھا تو نے کھا لیا ہے۔ میرے پاس حسابات بھیجو۔ بندوں کو حساب دینا اللہ کے ہاں حساب دینے سے بہتر ہے۔"

جس وقت یہ خط لکھا گیا وہ بڑے امتحان کا وقت تھا۔ حضرت علیؓ دشمنوں سے گھرے ہوئے تھے۔ دوستوں کی ایک بڑی جماعت جنگ جمل اور جنگ صفین میں ان کے پاس سے چھن گئی تھی انکو رفقائے کار اور معتمد ساتھیوں کی سخت ضرورت تھی۔ ایک ایک ساتھی بہت قیمتی تھا۔ خصوصیت سے ابن عباس تو انہیں بہت پیارے تھے۔ مگر حضرت علیؓ کے نزدیک رشتہ داری اور ساتھیوں کی محبت سے شریعت عزیز تھی۔ انہوں نے ابن عباس کو ایک اور خط میں تحریر فرمایا

بخدا اگر حسنؓ اور حسینؓ تمہاری طرح کرتے تو میرے نزدیک ان کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا۔ اور انہیں اس وقت تک نہ چھوڑتا جب تک ان سے واجب الادا رقم نہ لے لیتا۔

(العقد الفرید جلد ۳ صفحہ ۱۲)

جہان بھر میں کہاں ہیں دنیا پہ دین کی فوقیت کے قائل
کہاں ہیں ثاقب جفاؤں سے مسکرا کے آنکھیں ملانے والے

ابن ابی عامر تاریخ اندلس کا ایک درخشاں باب ہیں۔ انہوں نے عدل کا پرچم ہمیشہ سربلند رکھا۔

جس زمانہ میں ابن عامر وزیر داخلہ تھے اور قرطبہ کے امن و امان کی ذمہ داری ان کو سونپی گئی تھی۔ تو ان کے ایک چچیرے بھائی نے جو بہت نازک بدن اور نازو نعمت میں پلا تھا ایک نوجوان کو بلا وجہ بید مارے۔ آپ سے شکایت ہوئی تو آپ نے اس چچیرے بھائی کو کوتوالِ شہر سے اتنے کوڑے لگوائے کہ نوجوان کی حرکت قلب بند ہو گئی۔

جب اس نوجوان کی نعش گھر آئی تو انہوں نے اس پر آنسو بہائے۔ کئی دن تک اس کے غم میں روتے رہے لیکن انصاف کو رسوا نہ ہونے دیا۔

(مسلمان حکمران صفحہ ۴۳۶)

جب اسیرانِ بدر گرفتار ہو کر آئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے مشورہ لیا، تو حضرت ابوبکرؓ نے فدیہ لے کر رہا کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے کہا کہ:۔

"ہم کو ان سب کی گردن مارنے کا اختیار عطا فرمایئے۔ علیؓ عقیل کی اور میں اپنے ایک عزیز کی گردن اڑا دوں گا کیونکہ یہ لوگ ائمۃ الکفر ہیں۔"

(مسلم کتاب الجہاد باب امداد الملائکۃ)

یہ حوصلہ ہے دیوانوں کا

یہ وہ حیرت انگیز نظارے ہیں جو چشمِ فلک نے غلامانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں رونما ہوتے دیکھے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے یہ انداز یقیناً حضرت اقدس محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے شیریں پھل تھے دنیا میں لوگ بلاشبہ جذبات کی قربانی دیتے ہیں خونی رشتوں کو کاٹ دیتے ہیں مگر کس لیے؟ محض اپنی انا کی خاطر، دنیا کی لالچ میں اندھے ہو کر یا سنگدلی کے نتیجہ میں۔ یہ اور اس قسم کے محرکات کتنے بھی ہوں، ان کی کمیت اور کیفیت کچھ بھی ہو۔ مگر ایسے لوگ کتنے ہیں جو محض اللہ اور اس کے رسولؐ کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت و آبرو کے ساتھ جذبات کی بھی انتہائی قربانی پیش کر دیں۔ جو غیر اللہ کی محبت کا گلا گھونٹ دیں جو ؎

ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

کے مصداق بن کر اپنی گردن منشائے الٰہی اور دین کی سربلندی کے سامنے بکرے کی طرح رکھ دیں۔ یہ صرف اور صرف الٰہی جماعتوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ یہ خلعت انہیں خدا کی طرف سے پہنائی جاتی ہے۔ ان کا کوئی نظیر اور مثیل اس میدان میں نہیں ہوتا۔ ہاں ہر ایک کا رنگ جدا اور خوشبو الگ ہو جاتی ہے ؎

عشق کی چوٹ تو لگتی ہے ہر اک دل پر یکساں
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

ایمان کے ابتدائی لمحات سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اس عہدِ وفا کو نبھاتے چلے جانے کی انمٹ مثالیں قائم کی ہیں جب انسان اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہو تو اس کے ذہن میں اپنے بچوں کے مستقبل کی یادیں گھٹاؤں کی طرح گھر گھر کر آتی ہیں۔ اس کی نظریں اپنی بیوی کے ان لمحات پر بھی ہوتی ہیں جب وہ بیوہ بن کر اس عالمِ رنگ و بو میں بوکھلائی پھرے گی۔ کبھی اس کی نگاہ بیٹی کے دوپٹہ پر جا کر ٹھہرتی ہے۔ کبھی بیٹوں کی خوشیاں دیکھنے کا

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ حجۃ الوداع

حقوق انسانی اور امن عالم کا منشور

مکرم ناصر احمد صاحب قریشی سلمہ

ہمارے آقا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں بے شمار تبلیغی، تربیتی، اخلاقی اور روحانی امور پر مشتمل خطبات بیان فرمائے ہیں۔ تاریخ اور احادیثِ مبارکہ کی کتب آپؐ کے پُر حکمت کلمات اور زریں اقوال سے بھری ہوئی ہیں۔ فرمانِ الٰہی

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

کے آپؐ مصداق تھے گفتہٗ او گفتۂ اللہ بود۔ اپنے بارہ میں خود فرمایا مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جواہر پاروں میں سے خطبہ حجۃ الوداع ایک عظیم شاہکار ہے ہجرت کے دسویں سال آپؐ نے اپنی زندگی کا آخری حج ادا کیا اسوجہ سے اسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

ایک وقت وہ تھا کہ آپؐ کے نام لیواؤں کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی تھی اور حجۃ الوداع کے دن میدان عرفات میں ایک لاکھ چالیس ہزار فرزندانِ توحید کا اجتماع آپؐ کا خطاب سننے کے لیے بے قرار تھا یہ انبوہ کثیر ان عرب قبائل کے افراد پر مشتمل تھا جو آنحضورؐ کی بعثت سے قبل زبان، رنگ و نسل، آقا و غلام، حسب و نسب جاہلیت کے بیہودہ رسم و رواج قبائلی ملاقاتی اور طبقاتی کشمکش کے امتیازات میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے کمزوروں پر ظلم و ستم اور ان کے اموال پر قبضہ کر لینا ان کے مردوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بنا لینا ان کے لیے باعثِ فخر تھا۔ کسی ضابطۂ اخلاق کے پابند نہ تھے طبقۂ نسواں کا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا حد درجہ کی گمراہیوں اور بیہودہ رسم و رواج کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہوتے ہی ان میں ایک ایسا عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا ہوا کہ کبر و غرور، ظلم و ستم، عداوت و بغض، کینہ و حسد اور کفر و شرک سے دستکش ہو کر عبادت و ریاضت تسلیم و رضا، اخوت و محبت انکساری و فرمانبرداری انسانی مساوات اور عدل و انصاف کے بلند ترین معیار پر فائز ہو گئے طبقۂ نسواں کے اوّلین محافظ بن گئے یہ عظیم الشان انقلاب صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور آپؐ کے افاضۂ روحانی کا ہی نتیجہ تھا۔

آج کی مہذب دنیا بھی امیر و غریب، مالک و نوکر رنگ و نسل اور اونچ نیچ کی طبقاتی کشمکش کے مسائل میں گھری ہوئی ہے اور ایک ہولناک تباہی کے کنارے کھڑی ہے اور اس عالمی تباہی سے بچنے کے لیے کبھی انجمن اقوام متحدہ کی تشکیل کی گئی کبھی عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے آزادیٔ نسواں کے نام پر تحریکات کھڑی کی گئیں لیکن موجودہ دور کی مشکلات حل کرنے کے لیے کوئی تحریک اور انجمن نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی بلکہ مزید پیچیدگیاں پیدا ہوتی گئیں کیونکہ آج کے دور کی مشکلات کا حل صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہونے میں مضمر ہے آج سے چودہ سو سال پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے تاریخی موقعہ پر جو اہم خطاب فرمایا عقلاً بجا طور پر انسانیت کا منشور اور دینی تعلیمات کا خلاصہ ہے جس میں ہمیشہ کے لیے ہر دور کے مسائل کا حل بیان کر دیا گیا ہے۔ عالمی امن کے اس منشور میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کرۂ ارض کے تمام لوگوں کو انسانی مساوات کی تعلیم دی اور صرف تقویٰ کو فضیلت کا معیار قرار دیا۔

جاہلیت کی تمام رسوم، سودی کاروبار اور پشت در پشت انتقام کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ مرد و عورت کے حقوق کو متعین کیا اور دونوں کو اپنے حقوق ادا کرنے کی تاکید فرمائی۔ اہل ایمان کو رشتہ اخوت میں منسلک کر کے اتحاد و اتفاق کی تلقین فرمائی امانتوں کی رعایت اور حکامِ وقت کی اطاعت کا حکم دیا۔ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کی تعلیمات پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی کہ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

خطبۂ حجۃ الوداع کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ..... الخ

اب قیامت تک کے لیے زندہ دین وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوا اور زندہ کتاب صرف قرآن مجید ہے جس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں تمام مشکلات کا حل اور انسانیت کی نجات ہے۔

تاریخ ابن ہشام میں تفصیل کے ساتھ خطبہ حجۃ الوداع بیان ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ حج کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ تشریف لائے تو آپؐ نے قیام فرمایا جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ نے قصویٰ (اپنی اونٹنی) کو لانے کا حکم دیا اونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی تو آپؐ اس پر سوار ہو کر بطن وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے آپؐ نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتداء فرمائی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔ لوگو میری بات سنو میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ ہم اس طریقے سے مجلس میں یکجا ہو سکیں گے اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو ہم نے تم کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا ہے تاکہ تم پہچانے جا سکو تم میں زیادہ عزت و تکریم والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو تم میں زیادہ متقی ہے۔ لہٰذا نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو عربی پر فوقیت ہے نہ کالا گورے سے اور نہ گورا کالے سے افضل ہے سوائے تقویٰ کے۔

انسان سارے آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے اب فضیلت کے سارے دعوے اور خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں سوائے بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات کے۔

اے قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ تم خدا کے حضور اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر دنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامان آخرت لے کر پہنچیں اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آ سکوں گا۔

قریش کے لوگو خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا ہے اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی کوئی گنجائش نہیں لوگو تمہارے خون، مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً ہمیشہ کیلئے حرام کر دی گئی ہیں ان چیزوں کی حرمت ایسے ہی ہے جیسے اس دن کی اس ماہ مبارک کی اس تمہارے شہر کی حرمت ہے تم سب خدا کے سامنے جاؤ گے وہ تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس فرمائے گا۔ دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو نا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے ..... اپنے غلاموں کا خاص خیال رکھو انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔

دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پاؤں تلے روند دیا جاہلیت کے سارے خون کا انتقام اب کالعدم ہیں پہلا خون ربیعہ بن حارث کے دودھ پیتے بیٹے جو میرے اپنے خاندان کا ہے اُسے باطل کرتا ہوں اور دورِ جاہلیت کا سود باطل ہے پہلا سود جو عباس بن عبد المطلب کے خاندان کا سود ہے اب یہ ختم ہو گیا ہے۔ لوگو خدا نے ہر حقدار کو اس کا حق خود دے دیا ہے اب کوئی کسی وارث کے حق کے لیے وصیت نہ کرے بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر ہو گا۔ اور زناکار کے لیے کوڑے ہیں۔ اور ان کا حساب خدا کے ہاں ہو گا جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کریگا اس پر خدا کی لعنت

قرض قابل ادا ہے عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیئے تحفے کا بدلہ دینا چاہیئے اور جو کوئی کسی کا ضامن ہے تاوان ادا کرے۔ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال بغیر اس کی اجازت کے کسی [illegible] کو دے۔

دیکھو تم پر تمہاری عورتوں کے حقوق ہیں۔ اسی طرح ان پر تمہارے حقوق ہیں عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں۔ کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو خدا کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اور وہ باز آ جائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔

عورتوں سے بہتر سلوک کرو کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لیے وہ کچھ نہیں کر سکتیں چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر تمہارے لیے وہ حلال ہوئیں لوگو میری بات سمجھ لو میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر اس پر قائم رہے وہ خدا کی کتاب ہے اور دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے لوگ انہیں باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے شیطان کو اب اس بات کی توقع نہیں رہ گئی کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے اس لیے اس سے تم اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔

لوگو! اپنے ربّ کی عبادت کرو پانچ وقت کی نماز ادا کرو مہینے بھر کے روزے رکھو! اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی سے دیتے رہو اپنے خدا کے گھر کا حج کرو اور اپنے اہلِ امر کی اطاعت کرو تو اپنے ربّ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیئے کہ یہ احکام ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔ اور لوگو تم میں سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا تم کیا جواب دو گے لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے امانت پہنچا دی اور خوب کھول کر پیغام پہنچا دیا۔ ہماری خیر خواہی فرمائی۔

یہ سنکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا خدایا گواہ رہنا۔ خدایا گواہ رہنا۔ خدایا گواہ رہنا۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد نمبر ۴)

یہ ہے وہ عالمی منشور جو آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کے سامنے پیش کیا تا وہ اس پر عمل پیرا ہوں اور یہ دنیا امن و سکون کا گہوارہ بن جائے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

بقیہ: "آسمانی رشتے" صـ۴

کا ارمان اس کے دل پر کچوکے لگاتا ہے۔ یہ ساری تمنائیں اور حسرتیں اس کی روح پر غلبہ پا کر اسے اداس اور پژمردہ اور مضمحل کر دیتی ہیں۔ اس کے اقربا کا غم اور دوستوں کی نمناک آنکھیں اس کے سامنے پھرتی ہیں تو شدت درد سے آنسو نکل آتے ہیں مگر صحابہؓ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہاتھ پر بک چکے تھے ایک بالکل برعکس جلوہ دکھاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگِ احد کے بعد شہداء اور زخمیوں کا جائزہ لے رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ کوئی جا کر دیکھے کہ سعدؓ بن ربیع کا کیا حال ہے۔ وہ زندہ ہیں یا شہید ہو گئے۔ کیونکہ میں نے لڑائی کے وقت دیکھا تھا کہ وہ دشمن کے نیزوں میں بری طرح گھرے ہوئے تھے۔ چنانچہ حضرت ابیؓ بن کعب گئے اور میدان میں ادھر ادھر سعدؓ کو تلاش کیا۔ مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر انہوں نے اونچی اونچی آوازیں دینی شروع کر دیں۔ اور سعدؓ کا نام لے لے کر پکارا مگر پھر بھی کوئی سراغ نہ ملا۔ مایوس ہو کر واپس جانے کو تھے کہ انہیں خیال آیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر پکار دوں۔ شاید اس طرح کچھ پتہ چل جائے۔ چنانچہ انہوں نے بلند آواز سے پکار کر کہا سعد بن ربیع کہاں ہیں مجھے رسول اللہؐ نے ان کی طرف بھیجا ہے اس آواز نے سعدؓ کے نیم مردہ جسم میں ایک بجلی کا ہر دوڑا دی اور انہوں نے چونک کر مگر دھیمی آواز میں جواب دیا کون ہے میں یہاں ہوں۔ ابیؓ بن کعب نے غور سے دیکھا تو تھوڑے فاصلہ پر مقتولین کے ایک ڈھیر میں سعدؓ کو پایا جو اس وقت نزع کی حالت میں دم توڑ رہے تھے۔ ابی بن کعبؓ نے ان سے کہا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے بھیجا ہے کہ میں تمہاری حالت سے حضورؐ کو اطلاع دوں سعدؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ خدا کے رسولؐ کو جو ان کے متبعین کی قربانی اور اخلاص کی وجہ سے ثواب ملا کرتا ہے خدا آپؐ کو وہ ثواب سارے نبیوں سے بڑھ چڑھ کر عطا فرمائے اور آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ اور میرے دینی بھائیوں کو بھی میرا سلام پہنچانا۔ اور میری قوم سے کہنا کہ اگر تم میں زندگی کا دم ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچ گئی تو خدا کے سامنے تمہارا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ یہ کہہ کر سعد نے جان دے دی۔ ؎

اے شمع تجھ پہ مٹنگوں کا ذرا حسن نظر دیکھ
نذرانۂ جاں دے کے تجھے جھوم رہے ہیں

یہی وہ ادائیں تھیں جنہوں نے رحمت باری کو اپنا والہ و شیدا بنا لیا۔ کامیابی ان کے قدموں کو چومتی رہی۔ عزت ان کے گھر کی لونڈی بنائی گئی۔ آسمانی نصرت ان کے قدم بقدم بلکہ آگے آگے چلتی تھی جو ہر میدان میں ان کے مظفر و منصور ہونے کی ضمانت تھی۔ اور یہی دنیا کی ہر قوم کی فلاح کا ایسا نسخہ ہے جو ہمیشہ شفاء بخش ثابت ہوا ہے یہ وہ تیرِ محبت ہے جو کبھی خطا نہیں ہوتا۔

تیر تاثیرِ محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر انداز و نہ ہو ناسمت اس میں زینہار

پس سچ یہی ہے کہ جو خدا کی طرف ایک بالشت چل کر جاتا ہے خدا اس کی طرف دو بالشت چل کر آتا ہے۔ جو خدا کی طرف چل کر جاتا ہے خدا اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے اس کا کلام قرآن صفاتِ باری کا پرتو ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔

(ختم شد)

(بقیہ اداریہ صـ۲)

جہاں شیرینی ہوتی ہے وہاں چیونٹیاں ضرور آتی ہیں۔ اسی طرح نفس کے تقاضے تو ساتھ لگے ہی ہیں۔ ان سے نجات کیا ہو سکتی ہے؟ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا ہاتھ نہ ہو تو انسان گناہ سے نہیں بچ سکتا۔ نہ کوئی نبی نہ ولی۔ اور نہ ان کے لئے یہ فخر کا مقام ہے کہ ہم سے گناہ سرزد نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کا فضل مانگتے تھے اور نبیوں کے استغفار کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ ان پر رہے۔ ورنہ اگر انسان اپنے نفس پر چھوڑا جاوے تو وہ ہرگز معصوم اور محفوظ نہیں ہو سکتا۔ اللّٰھم باعد بینی و بین خطایای اور دوسری دعائیں بھی استغفار کے اسی مطلب کو بتلاتی ہیں۔ جہودیت کا سر یہی ہے کہ انسان خدا کی پناہ کے نیچے اپنے آپ کو لے آئے۔ جو خدا کی پناہ نہیں چاہتا وہ مغرور اور متکبر ہے۔"

(الحکم ۲۶ر جون ۱۹۰۳ء۔ ملفوظات جلد ششم صـ۲۱)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم فتح الدین صاحب (بجلی والے) ۱۷ر نومبر کی شام وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ والد صاحب کو یکم نومبر کو بعارضہ دل فضل عمر ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ پھر حالت زیادہ خراب ہونے پر ڈی۔ ایچ کیو فیصل آباد لیجائے گئے اور ۷ر نومبر کی شام اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم والد صاحب کی عمر ۷۰ سال تھی۔

مورخہ ۱۸ر نومبر کو ان کی نماز جنازہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب نے گولبازار میں پڑھائی بعد ازاں قبرستان بنڈا میں تدفین ہوئی۔ بعد تدفین محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ والد صاحب بڑے ہی نیک صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اور سلسلہ سے بے پناہ محبت رکھنے والے فدائی تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ خاص طور پر ہماری دادی جان جنکی عمر سو سال ہے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ والد صاحب مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے تین بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

(حمید الدین حمید ۴/۴۲۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

خاکسار کے دادا جان مکرم چوہدری عبد المجید صاحب ولد حافظ محمد صاحب بھلیسر ضلع گجرات بعمر ۷۷ سال یکم دسمبر ۱۹۸۴ء کو بوقت ساڑھے پانچ بجے شام بوجہ حرکت قلب بند ہو جانیکے کھاریاں میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سلطان محمود صاحب انور نے دعا کروائی۔ مرحوم وفات کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے مکرم چوہدری عبد الباسط صاحب کے پاس کھاریاں میں تھے۔ دل کے مریض تھے لیکن اس وقت بظاہر ٹھیک تھے۔ وفات کے تھوڑی دیر پہلے بازار کی طرف نکلے ایک واقف کار دوکاندار کے پاس بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ جونہی واپسی کے لئے اٹھے ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ دل کا شدید حملہ ہوا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا۔ بازار سے جنازہ اٹھا کر گھر لایا گیا۔

مرحوم بہت نیک۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور ہمیشہ سے تہجد کا التزام کرنے والے تھے۔ اپنے پیچھے چار بیٹے اور پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ اس وقت دو بیٹے پاکستان میں اور دو بیرونِ ملک ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی خاص رحمتوں اور فضلوں سے اپنے قرب جوار میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (اللّٰھم آمین)

(عبد الرشید ناصر ابن چوہدری عبد الحکیم دار الرحمت شرقی نمبر ۲ ربوہ)

میری بیٹی عزیزی امۃ السمیع جو مدت سے بلڈ شوگر کی مریضہ تھی ۱۳ر دسمبر کو وفات پا گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ وفات کے وقت عزیزہ کے دو بھائی اور دو بہنیں پردیس میں تھیں۔ ہم سب کے لئے اس کی عین جوانی میں وفات بہت اندوہناک ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے اس کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(بشیر احمد نظام دار الرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

• میری بیٹی عزیزہ صبیحہ کا نکاح عزیز مبارک احمد ابن مکرم محمد شفیع صاحب آف سلیم پور سیالکوٹ کے ہمراہ مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرمی سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۲۴ر نومبر کو ہوٹل مغل لاہور میں پڑھا۔ اور دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔

(مشتاق احمد شیخ - گلبرگ لاہور)

• میرے بیٹے عزیزم طارق محمود سلمہ اللہ تعالیٰ M.B.A (امریکہ) کا نکاح ہمراہ عزیزہ ذکیہ یزدانی بنت مکرم ایس۔ جی یزدانی ریٹائرڈ کمشنر آف لاہور کے ساتھ مبلغ ۷۵۰۰/- روپیہ حق مہر پر مکرم عبدالسلام طاہر صاحب نے مورخہ ۲۳-۱۱-۸۴ بروز جمعہ دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

خاندان حضرت اقدس مسیح موعود اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کیلئے مبارک کرے۔

(بیگم عبدالقدیر۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

پیارے احمدی بچو!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو اپنی تربیت کا ایک نادر موقعہ فراہم کیا ہے اسے حاصل کرو۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس چندہ کا ایک حصہ میں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ یا بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر اپنے جیب خرچ میں سے تھوڑی بہت رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے۔"

(خطبہ جمعہ ۴ر جنوری ۱۹۸۰ء)

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

رشیدہ رشدی بیوہ عبدالغنی صاحب مرحوم نے درخواست کی ہے کہ پلاٹ ۱۹/۲۰ دارالرحمت وسطی ربوہ خاوند مرحوم کے نام الاٹ شدہ ہے جن کے ورثاء میں میرے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ جن کو یہ متروکہ پلاٹ میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں اس لئے فیصلہ دیا جائے کہ یہ پلاٹ میرے نام منتقل ہو جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو مذکورہ قطعہ میں سے عبدالغنی رشدی صاحب مرحوم کے حصہ کے ان کی بیوہ رشیدہ رشدی صاحبہ کے نام انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء)

درخواستہائے دعا

مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب (اسسٹنٹ پروفیسر پیتھالوجی) کے والد بیمار ہیں۔ احباب سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر نسیم اللہ ملک۔ بہاولپور)

• میری خالہ محترمہ اللہ الرفیق صاحب الیہ شیخ گلزار احمد فیصل آباد تین ماہ سے دل اور پتے کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ نیز میری نانی صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب سے ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالشکور دارالنصر شرقی۔ ربوہ)

• میری بیٹی عزیزہ فرزانہ ناہید ہاشمی صاحبہ نے بی ایڈ فرسٹ ڈویژن پاس کرنے کے بعد اب ایم ایڈ میں داخلہ لیا ہے۔ اسکی علمی ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(الحاج محمد شفیع ہاشمی۔ کراچی)

بازیافتہ ٹارچ

ہماری دوکان پر کوئی دوست اپنی ری چارج ہونے والی ٹارچ غلطی سے بھول گئے ہیں جس صاحب کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

مینجر شاہ میڈیکو اقصیٰ روڈ ربوہ

گمشدہ گھڑی

ایک گھڑی بیت الناصر کے قریب گر گئی ہے جس کو ملی ہو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں

محلہ ناصر آباد مسجد کرم الٰہی
مکان نمبر ۵۰ - ربوہ

مبارک وہ جو زمین پر غریبی سے چلتے ہیں

"اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولےٰ کو راضی کرو۔ ... ہشیار ہو جاؤ اور اس پُرآشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔"

(اربعین نمبر ۴ بار اول ص۱۳)

"مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور نرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے بھبھکا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔"

(شہادۃ القرآن ص۴۲ آخر کتاب)

"کوئی سچا (ایمان دار نا قابل) نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور باہمی شحنتیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔"

(شہادۃ القرآن ص۳۲ آخر کتاب)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

داخلہ برائے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

داخلہ فارم و دیگر معلومات ایک کتابچہ کی صورت میں (G.S/7) ڈائریکٹر ایڈوانس سٹڈیز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور پرنسپل گھوڑا کالج لاہور کے دفاتر سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ کتابچہ کی قیمت 12 روپے ہے۔

شرائط داخلہ برائے ایم ایس سی۔ بی ایس سی کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا C.G.P 2.50 متعلقہ مضمون کے خاص شعبہ میں جس میں بی ایس سی کی ہے۔

برائے ایم۔ فل۔ ایم ایس سی کم از کم سیکنڈ ڈویژن۔ متعلقہ مضمون کے خاص شعبہ میں جس میں ایم ایس سی کی ہے۔

پی ایچ ڈی۔ ایم ایس سی فرسٹ ڈویژن یا C.G.P. 3.00 متعلقہ مضمون کے خاص شعبہ میں جس میں ایم ایس سی کی ہے

انٹرویو

مقام	تاریخ
سائنس زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ڈین برائے فیکلٹی	15-12-1984 بوقت صبح ۹ بجے
اینیمل سائنسز / ویٹرینری سائنسز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	16-12-1984 " "
گھوڑا کالج لاہور	17-12-1984 " "
زرعی انجینئرنگ و ٹیکنالوجی، زرعی معاشیات، دیہی سوشیالوجی (برائے دیہی سوشیالوجی) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد — ڈین برائے فیکلٹی	18-12-1984 " "

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8-12-1984

فارم ڈائریکٹر ایڈوانس سٹڈیز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے دفتر میں دستی یا پوسٹ سے جمع کروائے جائیں۔

مزید معلومات کے لیے درجہ ذیل سے رابطہ قائم کریں۔

(تاثیر احمد، شکیل احمد، سعید مسعود - ۶۲۰ ڈی لیاقت ہال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل - خود خرید کر پڑھے -

لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کا سالانہ اجتماع ۲۹ر ۳۰ ستمبر ۱۹۸۴ء کو بیت الہدیٰ میں منعقد ہوا۔ آغاز صبح آٹھ بجے پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن آسٹریلیا مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کے خطاب سے ہوا۔ انہوں نے ممبرات لجنہ کو دو باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی یعنی پابندیٔ وقت اور آفیشل میٹنگ میں انگریزی زبان کا استعمال جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ برطانیہ کے اجتماع پر ہدایت فرمائی ہے۔ ظہر و عصر کی نمازوں اور کھانے کے بعد پروگرام کا دوبارہ آغاز دو بجکر پندرہ منٹ پر ہوا جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاوتِ کلام پاک محترمہ رضوانہ بشیر احمد نے کی۔ نظم کبھی نصرت نہیں ملتی۔ مسز جمیل بشیر احمدی نے پڑھی۔ عہد کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کا پیغام آسٹریلیا کی ممبرات کے نام پڑھ کر سنایا گیا۔ ازاں بعد محترمہ غزالہ نعیم صاحبہ و شبنم بشیر صاحبہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔ نظم "قرآن سب سے اچھا" محترمہ مسز رضوانہ بشیر صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بشریٰ عثمان صاحبہ نے سیرت حضرت مسیح موعود ذکر حبیب میں سے پڑھ کر سنائی نیز حامدہ نصیر صاحبہ نے عبادت کے موضوع پر تقریر کی۔ نظم۔ جمال و حسنِ قرآں" محترمہ غزالہ نعیم صاحبہ نے پڑھ کر سنائی۔ اس پروگرام کے بعد باقی تمام دن ممبرات مختلف موضوعات پر گفتگو کرتی رہیں وقفے میں کھانے پینے کے مختلف سٹال لگائے گئے تھے جسکی تمام آمدنی البیت فنڈ میں دے دی گئی۔ مسز رضوانہ بشیر احمد نے ذاتی طور پر بچوں کے لیے سٹال لگایا جس میں کھانے پینے کی چیزیں۔ کھلونے۔ کپڑے اور کتابیں رکھی گئی تھیں۔ اس سٹال کی بھی تمام آمدنی البیت فنڈ میں دی گئی۔

۳۰ ستمبر کو پروگرام کا آغاز ۸ بجے ہوا۔ ناصرات کے تلاوتِ کلام پاک۔ تقریر و نظم کے مقابلہ جات ہوئے اس کے بعد لجنہ ممبرز کا مقابلہ تلاوت کلام پاک ہوا جس میں سورۃ بنی اسرائیل کی آیات ۷۸ تا ۸۵ رکھی گئی تھیں۔ وقفہ کے بعد ۳ بجے شام دوبارہ پروگرام کا آغاز ہوا جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مسز غزالہ نعیم۔ مسز قدسیہ طارق۔ مسز رضوانہ بشیر اور مسز نزہت احمدی صاحبہ نے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ مسز جبین عزیز ڈین نے انگریزی میں تقریر کی۔ ازاں بعد ممبرات کو دعوت دی گئی کہ اگر کوئی شکایات ہوں تو بیان کریں نیز آئندہ پروگرام کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز بھی دیں۔ مندرجہ ذیل موضوعات پر گفتگو ہوئی۔

"آداب"، "تنظیم" "اچھے اخلاق" نیز بہنوں کو انگریزی سکھانے کا مسئلہ بھی زیر بحث لایا گیا تا اجلاسات کو انگریزی زبان میں منعقد کیا جائے۔ دعا کے بعد پروگرام اختتام کو پہنچا۔

(سیکرٹری لجنہ مرکزیہ شعبہ بیرون)

ماہنامہ

انصار اللہ

ناظمین اضلاع۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء سے ضروری گزارش

۱۔ براہ کرم اپنے اپنے ہاں یہ اعلان فرمادیں کہ جن خریداران ماہنامہ انصار اللہ کا چندہ ختم ہے وہ اولین فرصت میں اپنا چندہ مرکز میں بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ بھجوادیں۔ تمام بقایا دار خریداران کو ان کے بقایا سے بذریعہ خط اطلاع دی جاچکی ہے وی پی۔ پی سے حتی الامکان گریز کیا جائے چھ روپے کا زائد خرچ خواہ مخواہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

۲۔ جن دوستوں نے ابھی تک ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول نہیں فرمائی ان کو تحریک کی جائے کہ وہ ماہنامے کی خریداری قبول کرکے ماہنامہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲۰/ روپے ہے۔

۳۔ جو احباب مضامین لکھنے کا ملکہ یا شاعرانہ ذوق رکھتے ہیں ان کو اپنا اپنا نتیجہ فکر ماہنامہ انصار اللہ کے لیے بھجوانے کی تحریک کی جائے۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا آپ کے
کاروبار کی ترقی اور برکت کا ذریعہ ہے:

مثالی صفائی اور وقار عمل کی مہم

ربوہ کے تمام خدام اور اطفال سے درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے پیش نظر ربوہ میں اجتماعی، انفرادی وقار عمل اور مثالی صفائی کی بھرپور سطح پر مہم چلائیں۔ ہر خادم اور طفل بلاناغہ صبح و شام وقار عمل میں حصہ لیکر مثالی صفائی کا نمونہ پیش کرے۔ زعماء خدام الاحمدیہ اس بارہ میں خاص مہم سرانجام دیں۔ راستوں۔ گڑھوں۔ گزرگاہوں۔ گلیوں۔ نالیوں وغیرہ کے لئے خاص وقار عمل کا اہتمام کریں۔

(مہتمم وقار عمل مرکزیہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب شادی

مکرم سید محمد منظور احمد صاحب ریٹائرڈ ایس۔ ٹی۔ ای ریلوے کے صاحبزادے مکرم سید شاہد منظور صاحب کی دعوت ولیمہ ۲۶ر نومبر ۱۹۸۴ء بروز سوموار انکے مکان واقع دارالنصر غربی پر عمل میں آئی۔ جس میں احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مکرم سید شاہد منظور صاحب کا نکاح محترمہ سیدہ عائشہ بانو صاحبہ بنت مکرم سید مسعود احمد صاحب بخاری کے ساتھ یکم اگست ۱۹۸۳ء کو مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔ شادی کی تقریب ۲۳ر نومبر ۱۹۸۴ء بروز جمعہ پیر کالونی کراچی میں ہوئی۔ عزیزہ موصوفہ مکرم ڈپٹی سید غلام حسین صاحب مرحوم آف بھیرہ کی پوتی اور مکرم میر مرید احمد صاحب تالپور مرحوم آف حیدرآباد کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے بابرکت کرے اور فضل و کرم کا موجب بنائے۔ آمین۔ (مبارک احمد خالد۔ دارالنصر غربی ربوہ)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

HEARTONE COURSE

مقوی دل کورس

مکمل -/200
آزمائشی -/20

INTERNATIONAL NAME	اردو نام	
Hypertension Course	ہائی بلڈ پریشر کورس	100/-
Obesity Course	موٹاپا کورس	60/-
Diabetes Course	ذیابیطس کورس	80/-
Kidney Stone Course	پتھری گردہ کورس	150/-
Kidney Pain Course	درد گردہ کورس	150/-
Bed Urine Course	بول بستری کورس	30/-
Baby Growth Course	بے بی گروتھ کورس	20/-
Polio Course	پولیو کورس	120/-
Dwarfishness Course	چھوٹا قد کورس	80/-
Body Building Course	باڈی بلڈنگ کورس	30/-
Eyesight Course	کمزوری نظر کورس	60/-
Myopia Course	خرابی نظر دور کورس	60/-
Deafness Course	بہرہ پن کورس	45/-
Asthma Course	دمہ کورس	60/-
T.B. Course	ٹی۔ بی کورس	50/-
Leucoderma Course	پھلبہری کورس	100/-

ہر کورس کی تفصیلات مفت طلب کریں

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر ایچ ہومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

مرچ، دھنیا، ہلدی، مونگ و ماش، گوارہ السی، گڑ و شکر اور دیگر زرعی اجناس کی خرید و فروخت کیلئے ایک نہایت قابل اعتماد

تجارتی ادارہ:

طارق کارپوریشن (رجسٹرڈ)
کمیشن ایجنٹس
228 غلہ منڈی، ڈچکوٹ روڈ فیصل آباد
فون: 24905 - 33633

ضرورت ہے

ایک مخلص اور باہمت نوجوان کی جو کہ فیکٹری میں کام کروا سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

رابطہ:

میاں بھائی آٹو سٹور
10۔ منٹگمری روڈ لاہور۔
فون: 305404 - 305396